کتاب پر تبصرہ

کتاب کا نام : *قائداعظم کی یادیں*
مصنف : کے ایچ خورشید
ناشر : اکسفورڈ یونیورسٹی پریس
سال اشاعت : ۱۹۹۱
صفحات : ۱۰۹
قیمت : ۱۴۰ روپے
تبصرہ نگار : ڈاکٹر فرح گل بقائی*

''قائداعظم کی یادیں'' محمد علی جناح کا ایک خوشگوار شخصی اور انسانی مشاہدہ ہے۔ جسے ایک ایسے شخص نے راست بازی اور خلوص سے تحریر کیا ہے جو ساڑھے تین سال انکا پرائیویٹ سیکریٹری رہا۔ خورشید ۱۹۴۴ء تا ۱۹۴۷ء کے اس فیصلہ کن دور میں قائداعظم کی معیت میں رہے۔ جب پاکستان کی جنگ لڑی اور جیتی جا رہی تھی۔

اس کتاب کے پہلے جُز کی بنیاد وہ نوٹ بُکس ہیں جن میں خورشید برسوں سے مسٹر جناح کے بارے میں یاداشتیں جمع کر رہے تھے۔ خورشید کو جناح کا اعتماد حاصل تھا اور وہ قائداعظم کے ان گوشوں کو جانتے تھے جن کے بارے میں کم لوگ جانتے تھے۔ لیکن ایک محتاط جائزے کے تناظر میں انہوں نے قائداعظم کی نجی زندگی کے معاملات کو چھیڑے بغیر رہنے دیا۔

---

* سینئر ریسرچ فیلو، قومی ادارہ برائے تحقیقِ تاریخ و ثقافت، قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

جز دوم کے بارے میں خورشید کی ملک خضر حیات خان ٹوانہ، قاضی عیسی، چودھری محمد علی، ممتاز حسن اور مسٹر جناح کے بمبئ کے ایک شناسا سندر کباڈی کے ساتھ بات چیت اور مکالمات پر مبنی ہے۔ اس میں انہوں نے بولیتھو کی کتاب *جناح-بانیٔ پاکستان* کے بارے میں محترمہ فاطمہ جناح کے ردِعمل کا اظہار بھی کیا ہے۔

۱۹۴۴ء سے ۱۹۴۷ء کے تاریخ ساز عہدمیں خورشید کو قائداعظم کو انتہائی قریب سے دیکھنے، اُن کے مخفی احساسات و خیالات سے واقف ہونے کا موقع ملا۔ اس دور میں انہیں قائد کے ان خیالات کی ترتیب و تہذیب میں کامیابی حاصل ہوئی جنھوں نے تاریخ پر اپنے نقوش ثبت کئے۔ یہ کتاب مسٹر جناح کی یادوں کا ایک دلکش و منفرد انتخاب ہے۔

مصنف کے بارے میں

کے ایچ خورشید ۳ جنوری ۱۹۲۴ء کو سری نگر میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۴ء میں سری نگر میں ان کی ملاقات قائداعظم سے ہوئی۔ انہوں نے ۱۹۴۴ء سے اکتوبر ۱۹۴۷ء تک قائداعظم کے پرائیویٹ سیکریٹری کے طور پر خدمت انجام دیں۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں قائداعظم نے انہیں اپنے اہل خانہ سے ملنے کے لئے کشمیر بھیجا جہاں انہیں بھارت کی پٹھو شیخ عبداللہ کی حکومت نے گرفتار کر لیا جب وہ پاکستان لوٹے تو قائد کا انتقال ہو چکا تھا۔ خورشید نے فاطمہ جناح کے ایما پر انگلینڈ جا کر لنکنز اِن سے بار ایٹ لا کیا۔ وہ ۱۹۵۴ء میں کراچی واپس آئے اور قانون کا پیشہ اختیار کیا۔

۱۹۵۹ء میں جنرل ایوب خان نے خورشید کو کشمیر کا صدر مقرر کیا۔ ۱۵ اگست ۱۹۶۴ء کو انہوں نے صدارت سے استعفیٰ دے دیا اور کچھ عرصے کے لیے دلائی کیمپ میں نظر بند کر دیے گئے۔ بعد ازاں انہوں نے جموں کشمیر لبریشن لیگ تشکیل دی۔ وہ ۱۱ مارچ ۱۹۸۸ء کو ایک کار کے حادثہ میں گوجرانوالہ کے قریب جان بحق ہوئے۔